
MS. WILKINSON CALLED ME NEPHEW
BLADEFREGA

Ms. Wilkinson نے مجھے بھانجا کہا

THE FAMILY · 12

ایک گرم اتوار ہے، 23 اگست 2026، بہت سے دوسرے اتواروں جیسا۔

جلدی جلدی کیا گیا دوپہر کا کھانا کوئی رعایت نہیں بلکہ ایک رسم ہے۔ سہ پہر کا مختصر آرام ایک استثنا ہے، جو صرف اس لیے دیا جاتا ہے کہ ایک غیر متوقع واقعے کے بعد صبح کی ڈوپامین کی پیداوار کی غیر معمولی طور پر بلند سطحیں معمول پر لوٹ آئیں: آج Bing نے میری ماں، Gillette، سے جڑی ایک تلاش پر میرا ایک صفحہ ویب پر پہلے نمبر پر رکھ دیا۔

دوسرے نمبر سے میرا دادا دیکھ رہا ہے، اور مسکرا رہا ہے۔

وہ ناراض نہیں لگتا۔

آج مجھے یہ بھی پتا چلا کہ کنگ کیمپ جیلٹ 9 جولائی 1932 کو اس دنیا سے رخصت ہوا تھا۔

تاریخ پڑھتے ہی میں قریب قریب کرسی سے اچھل پڑا۔

میرا اپنا منصوبہ، gillettenarrative.com، 9 جون 2026 کو پیدا ہوا تھا۔

اُس کی موت کے چورانوے برس بعد۔

اور، اُن معاہدوں کے مطابق جو میں نے خود سے کر رکھے ہیں، 2058 میں میری اپنی طے شدہ رخصتی سے تینتیس برس پہلے۔

جب تاریخیں ایک دوسرے کی طرف سمٹنے لگتی ہیں، جب وہ غیر متوقع درستی سے آپس میں جڑنے لگتی ہیں، تو آدمی کا جی چاہتا ہے کہ یقین کر لے کہ شاید کوئی اور الگورتھم کام کر رہا ہے — ایک ایسا الگورتھم جس کی صورت اُن سے بہت کم ملتی ہے جن کے ہم عادی ہو چکے ہیں۔

ایسے لمحوں میں ہمیشہ کی طرح، انگریزی زبان کا جاز میرے ساتھ ہے۔

یہی وہ واحد موسیقی ہے جسے میرا ذہن اب فطری طور پر قبول کرتا ہے، جب سے میرے خاندان کے گٹار اور مینڈولن فطرت کے عام قوانین کے تحت

خاموش ہو گئے ہیں۔

پھر میں اپنی ای میل کھولتا ہوں۔

ایک کاری ضرب سیدھی دل پر آ لگتی ہے۔

سمانتھا لندن سے لکھتی ہے۔

وہ Ms. Wilkinson کی پوتی ہے۔

میری میگی خالہ۔

آڑی تلواروں والی خاتون۔

وہ خاتون جنہوں نے کچھ ہی عرصہ پہلے، اپنے پورے خاندان کے سامنے، مجھے بھانجا کہا تھا۔

اُس کا پیغام سادہ ہے۔

Ms. Maggie Wilkinson انتقال کر گئی ہیں۔

اُن کی اپنی خواہش پر، کیونکہ وہ مجھے اتنی اچھی طرح جانتی تھیں کہ میرے ردِعمل کا پہلے سے اندازہ لگا لیں، خبر تدفین ہو جانے کے بعد ہی دی گئی۔

ہم انگریز ہیں۔

ایک آنسو اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔

موت کبھی خوبصورت چیز نہیں ہوتی۔

یہ بس ایک ایسی چیز ہے جس کی تمہیں کبھی پوری طرح توقع نہیں ہوتی۔

زندگی میں جتنی عورتوں سے میں ملا ہوں، اُن سب میں اس منہ بولی خالہ نے بس ایک مختصر باب گھیرا۔

پھر بھی اُن کا کردار بنیادی تھا۔

اُنہوں نے مجھے یہ سمجھنے میں مدد دی کہ اشرافیت صرف خطابوں، خاندانی نشانوں یا وراثتی مراعات میں نہیں پائی جاتی۔

وہ آداب میں ہوتی ہے۔

وہ رویّے میں ہوتی ہے۔

وہ اُس خوبی میں ہوتی ہے جسے انگریزی بولنے والے اکثر اپلوم کہتے ہیں۔

اس کے لیے ایک سادہ لفظ ہے۔

کلاس۔

میں یہ خط اُنہیں لکھ رہا ہوں۔

اُن کے خاندان کے لیے۔

اپنے لیے۔

ہر اُس قاری کے لیے جو شاید کسی دن یہاں آ پہنچے۔

اور میں ایک ہی جملے سے آغاز کرتا ہوں جو مجھے زبانی یاد ہے:

ہم جو ہیں، اُن لوگوں کی وجہ سے ہیں جن سے ہم ملتے ہیں، اور یہ ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

طبی ادب اکثر اُس اختیار کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے جو یقین کے طلبگار مریض اسے خوشی خوشی سونپ دیتے ہیں۔

وہ اکثر ہمیں وہ بتاتا ہے جو سہولت کا ہو۔

جو اہم ہو، وہ کم ہی۔

کہتے ہیں کہ پیدائش سے پانچ برس کی عمر تک بچوں کے پاس یادیں نہیں ہوتیں۔

کہ وہ اُنہیں محفوظ نہیں رکھ پاتے کیونکہ ضروری ادراکی ڈھانچے ابھی بنے نہیں ہوتے۔

اس نظریے کے مطابق ہم میں سے ہر ایک کو پانچ برس کا اندھیرا اپنے ساتھ لیے پھرنا چاہیے۔

پھر بھی مجھے اپنی ماں کے تھپڑ یاد ہیں۔

مجھے کنڈرگارٹن کی اپنی استانیوں کے تھپڑ یاد ہیں۔

مجھے گنتی یاد نہیں۔

وہ جفت سے شروع ہوتے اور کبھی طاق پر ختم نہ ہوتے۔

بڑے ہو کر جو چوٹیں ہم کھاتے ہیں وہ بھی کچھ اسی طرح کام کرتی ہیں۔

کوئی اُنہیں گنتا نہیں۔

یادداشت اُنہیں اعداد و شمار کے طور پر آرکائیو نہیں کرتی۔

وہ اُنہیں خاموشی سے روح کے اندر جمع کر دیتی ہے۔

اور برسوں بعد، اُنہیں تحریر کی صورت میں نکال لیتی ہے۔

الوداع، میگی خالہ۔

جہاں کہیں بھی اب آپ کا سفر جاری ہے، وہاں آپ کا استقبال ہو۔

تلواریں اُس دن تک آڑی رہتی ہیں جب تک آپ اُن کے نیچے سے گزر نہ جائیں۔

خدا حافظ۔

آپ کا بھانجا۔

فرڈیننڈو فریگا
⚔️ Gillette Man